بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

قادیان دارالامان گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر منیسندہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی امام مجدد ... صد

(جلد ۱۰) | مورخہ ۹ رجب ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۶ جولائی ۱۹۱۱ء مطابق ۲۳ ہاڑ ۱۹۶۷ | (نمبر ۳۶)

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفیٰ پاؤ گے تم

CCLXX
... ضلع گورداسپور ۔
میاں محمد یحییٰ و محمد یعقوب صاحب و دیگران
ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ
Mansehra
(Hazara)

نصیحت!

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں ۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اسکو دیوانہ کر دے ۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے ۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے ۔ کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اسکو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے ۔ کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے ۔ اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے ۔ اور اسکے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بیخبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اسکو بدتر کر دے اور وہ جسکی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قوی میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور باطل نہ ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے ۔ سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالےٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو ۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے ۔ ایک شخص جو دعا کرنیوالے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور و مرسل کی پوری طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے ۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اسکی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے ۔ تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی انسان سے ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو ۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر ۔ تا تم پر رحم ہو ۔

اطلاع عاجز کپورتھلہ کے سفر سے واپس آگیا ہے لیکن خدا کو منظور ہے ۔ تو جلد ایک اور سفر پر جانے والا ہوں ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔

اخبار قادیان حضرت امیر المؤمنین کی طبیعت بفضل رب العالمین اچھی ہے ۔ آپ صبح کے وقت درس قرآن شریف دیتے ہیں ۔

اہل بیت نبوی بخیر و عافیت ہیں ۔ مرزا بشیر احمد صاحب بھی تشریف لے آئے ..... ہیں ۔ اتوار کے دن امۃ الحفیظ بیگم کی آمین کی تقریب پر احباب قادیان ... کو ام المؤمنین نے ایک شاندار دعوت دی ۔

اس ہفتہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کا معائنہ انسپکٹر آف سکولز نے مع اپنے اسسٹنٹوں کے کیا ۔

خط و کتابت ۔ میں جو خطوط متعلق تعمیل دفتر ہوں ۔ ان پر میرا نام نہیں ہونا چاہئے ورنہ تعمیل میں دیر ہوتی ہے اور میں خدا کا جواب

ایجنسی پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

کلامِ امیر رض

۱۹ جون ۱۹۱۱ء - فرمایا افسوس ہے ان پر جو ہلاکت کے گڑھے میں خود ہی نہیں گر پڑتے بلکہ اوروں کو بھی لے ڈوبتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آنکھیں دی ہیں تاکہ قرآن شریف پڑھیں نیک لوگوں کی زیارت کریں۔ زبان دی تا اس کا ذکر کریں۔ مگر لوگ ایسے فضلوں کا انکار کرکے جہنم میں چلے جاتے ہیں۔

فرمایا۔ اللہ ہی مال دیتا ہے۔ اسی کا احسان جانو۔ نحن قسمنا بینهم معیشتهم فی الحیٰوة الدنیا۔ دیکھو بیٹے اپنے باپ کا روپیہ ترکہ میں لیتے ہیں باپ کے مکانات میں بھی نہیں رہتا اللہ کا احسان ہے۔ پس انسان اولاد کی فکر میں ایسا منہمک کیوں ہو۔ مال کی کیا ہستی ہے۔

فرمایا۔ اللہ کی شان میں لوگوں نے کئی قسم کی بے ایمانی کی ہیں (۱) مخلوق کی بھی ویسی ہی تعظیم مثل سجدہ کرنا۔ جیسی کہ خدا کی کرنی چاہیئے۔ جو تصرف ذات الٰہی کو ہے۔ وہی مخلوق کا خیال کرنا۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ وما یؤمن اکثرهم باللہ الا وهم مشرکون۔ (۲) ایک بدبخت گروہ ہے۔ شرک سے بھی آگے قدم رکھتا ہے۔ وہ جناب الٰہی کے لئے ند قرار دیتا ہے۔ ند کہتے ہیں۔ مد مقابل کو۔ مثلاً ایک طرف اللہ کا حکم ہے۔ حی علی الصلوٰة۔ دوسری طرف ایک دوست آشنا بلاتا ہے تو اس طرف دوڑ پڑے۔ (۳) ایک گروہ جو غافل ہے اللہ تعالیٰ کے احکام کی نہ خبر ہے نہ پروا۔

فرمایا۔ نماز مومن کے لئے عجیب معراج ہے۔ عین اس وقت جب نیند کی وجہ سے سستی کا زور ہو یا کام سے تھک گئے ہوں جیسے عصر و شام تو نماز پڑھنے کا حکم ہے۔

فرمایا۔ اقامت الصلوٰة تین طریقوں سے ہے سستی کاہلی نادانی۔ بے خبری نماز کو گراتی ہے۔ تم پڑھتے چلے جاؤ (۲) اطمینان کے ساتھ فرائض۔ واجبات۔ سنن۔ مستحبات کا لحاظ کرو (۳) جناب الٰہی کے حضور خشوع و خضوع سے ایسے کھڑے ہو جیسے کوئی محسن مربی کے حضور میں کھڑا ہوتا ہو فرمایا۔ نماز کی ابتداء اللہ سے ہے۔ اور انتہا بھی اللہ مقصود بھی اللہ ہی ہے۔

فرمایا۔ لوگوں کے اندر بخل کا مادہ بہت ہے۔ اتنا نہیں سمجھتے کہ ایک وقت تھا جبکہ موجودہ آمدنی سے بہت کم آمدنی تھی۔

فرمایا۔ قرآن مجید میں سخر لکم الفلک۔ آیا ہے سو یہ رنگ اپنے کپڑوں کو دیکھو۔ استعمال میں آنے والی چیزوں اکثر ولایت سے بذریعہ جہاز آئی ہیں۔

فرمایا۔ اللہ تمہیں محض اپنے فضل سے اپنی غریب نوازی سے توفیق دے۔ اپنے مولیٰ کو ایسا راضی کر لو۔ کہ وہ پھر کبھی ناراض نہ ہو۔

۲۰ جون ۱۹۱۱ء - انبیاء کو جو اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی توحید کی اشاعت کا جوش ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ قرآن مجید پڑھنے والوں سے مخفی نہیں رہنا چاہیئے۔

فرمایا۔ یہ قوم عجیب قوم ہے۔ ہر طرح سے برکت ہی مانگتی ہے۔ دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک شہر میں ہیں تو اس شہر کے لئے امن کی دعائیں مانگتے ہیں کہ وہ مصائب دنیا اور غضب الٰہی سے امن رہے۔

فرمایا۔ میں بھی حضرت ابراہیم کے اتباع میں کہتا ہوں جو بھلی باتوں میں میرے تبع ہیں وہی درحقیقت میری جماعت ہیں باقی کہا کریں کہ ہم مرید ہیں۔

فرمایا۔ مومن کوئی مکان بنائے تو سب سے پہلے اس میں مسجد نماز پڑھنے کی جگہ بنائے۔ میری ماں نے گھر میں ایک سردی کے موسم کے لئے اور ایک گرمی کے موسم کے لئے جگہ بنا رکھی تھی۔

فرمایا۔ بدیوں سے بچنے کا گر ہے موت کو یاد رکھنا اور یہ کہ میرا مولیٰ دیکھتا ہے۔ یعنے ما یخفی علی اللہ من شیء کا مطالعہ۔

فرمایا۔ میری باتوں کی قدر کرو یا نہ کرو۔ مگر خدا کی بات شکرگزاری اور فرمانبرداری سے قبول کرو۔ اپنے مکانوں کو خدا کے مکان بنا دو۔ انہیں ایک مسجد بناؤ اور اپنی اولاد کے صالح ہونے کے لئے دعا کرتے رہو۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے دعائیں کیں۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے جہاں تمہاری چارپائیاں ہوں جہاں تمہارے مکان ہوں خدا کی برکات نازل ہوں مکانوں کے بنانے میں خدا کی فرمانبرداری مدنظر ہو صالح اولاد عطا ہو۔

تاریخ اسلام کے دلچسپ واقعات

منشی غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی نے تاریخ اسلام کا دلچسپ سلسلہ رسالوں کی صورت میں شروع کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضؓ کے سوانح میں سے مفصلہ ذیل انتخاب ناظرین کی دلچسپی و ہدایت کا موجب ہوگا۔

وصیت صدیق

یہ ابوبکر رضؓ بن ابو قحافہ کا آخری عہدنامہ ہے جس کا اخیری قدم دنیا میں اور پہلا قدم آخرت میں ہے یعنی ایسی گھڑی ہے جبکہ کافر مومن ہو جاتا ہے شریر اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے اور جھوٹا سچ بولتا ہے میں نے اپنا جانشین عمرؓ بن خطاب کو کیا ہے اسلئے اس کا حکم مانو۔ اور اس کی اطاعت کرو۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلا تو میری امید پوری کریگا۔ اگر خلاف کریگا تو اپنے اعمال کا اللہ تعالیٰ کے روبرو جوابدہ ہوگا۔ میری نیت نیک ہے لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ آئندہ کیا پیش آنے والا ہے جو شخص برا عمل کریگا اسکو آخرت میں اسکی سزا بھگتنی پڑیگی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو تم پر۔

اپنے جانشین کو نصیحت

میں نے تم کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے اور میں تم کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور اچھی طرح سے یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کوئی عمل رات کو قبول کرتا ہے مگر دن کو نہیں کرتا اور کوئی عمل دن کو قبول کرتا ہے اور رات کو نہیں کرتا اس ادا کرنے کا سب سے مقدم خیال رکھو۔ جب تک فرض ادا نہ کیا جاوے۔ نفل کو قبولیت کا شرف حاصل نہیں ہوتا۔ معزز اور صاحب عزت وہی شخص ہو سکتا ہے جس نے دنیا میں حق کی پیروی کی اور آخرت کے دن ان کی نیکیوں کا پلہ بھاری اترا۔ اور وہ شخص سخت بدنصیب ہے جو دنیا میں جہالت کا پیرو بنا رہا اور قیامت کے دن اسکی نیکیوں کا پلہ ہلکا نکلا ثواب اور عذاب دونوں کو اپنی نگاہ میں ہر وقت رکھنا چاہیئے۔ اور سچائی اور حق کو چھوڑ کر برائی اور جھوٹ کی طرف کبھی نہ جانا چاہیئے اپنے آپکو ہمیشہ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچائے رکھو اگر تم نے میری وصیت کے مطابق عمل کیا تو یقین جانو کہ تمہاری موت نہایت خوشگوار ہوگی اور موت کی تلخی تمہارے نزدیک کبھی نہ آئے گی بلکہ حیات جاودانی اور ابدی سرور کے تم مستحق ہوگے لیکن اگر تم نے میری وصیت پر عمل نہ کیا اور اس کے خلاف اپنی روش اختیار کی تو یاد رکھو کہ موت تمہارے لئے سب سے بری چیز ہوگی۔

صدیق کی دعا

ان کے جانیکے بعد خلیفہ اول نے نہایت تضرع اور درد کے ساتھ اللہ کے حضور دعا مانگی کہ اے پروردگار میں نے یہ کام محض تیری رضامندی اور مسلمانوں کی خیرخواہی کے لئے کیا ہے کیونکہ مجھے خوف تھا کہ اگر میں ایسا نہ کرتا تو ان میں فتنہ برپا ہوتا میں نے جس شخص کو تمام صحابہ میں سے بہتر سمجھا انکو میں نے خلیفہ مقرر کر دیا ہے تاکہ وہ تیری شریعت کو قائم رکھے اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرے اے میرے پروردگار [illegible] نیک چلن خلیفہ اور رعایا [illegible]

معترضین کو خطاب

[illegible] میں نے اپنے خیال میں جس شخص کو بہتر سمجھا اسکو تم پر خلیفہ مقرر کیا گر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

سفر ہفت روزہ

حمد سب ثنائیں اس قدوس سبّوح قدیم رحمٰن رحیم کے لئے ہیں جس کے قبضۂ قدرت میں ہر شے ہے۔ منفرد حضر میں وہی قادر توانا حی وقیوم ہے جس کے سہارے سب کی زندگی ہے اور جس پر توکل کرنے سے سب کام درست ہو جاتے ہیں وہ پیارا خدا جس نے پیارا محمدؐ ہمارے لئے مبعوث کیا وہ نبیوں کا سردار جو ہمارا سید ہے۔ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ و بارک وسلم۔

میں قربان جاؤں تیرے نام پر اے میرے پیارے اللہ کہ تو نے ہمیں ایسے نبی کے خدام میں شامل کیا۔ جس کی اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے برابر ہیں پھر کیا وجہ ہے اس اُمت کے اولیاء کا سمجھنے والے خود سمجھیں۔

میں تیرے کس کس احسان کو یاد کروں اے میرے باری کہ تو نے ہمیں احمدؑ کا ایک حقیقی غلام عطا کیا جس نے غلام کا حق ایسا ادا کیا کہ اپنے آقا کا ظل اور نمونہ بن گیا اور آقا اس پر ایسا مہربان ہوا کہ اس نے اپنے اور اس کے درمیان سے دوئی کو اُٹھا دیا یہاں تک کہ وہ پکار اُٹھا۔ انا احمدؐ وانا محمدؐ

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احسان تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطان تیرا
کس زبان سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

پھر اس پاک پروردگار کا احسان عظیم ہے کہ اس نے **احمدؑ** کے بعد ہمیں چاہ ظلمت میں گرنے سے بچایا اور ہمیں ایک **نور** عطا کیا۔ جو انبیاء کے **دین** کا حامی اور حافظ۔ اپنے وقت میں ہوا۔ اللّٰھم ایدہ وانصرہ۔ آمین یارب العالمین۔

اسی **نور** کی راہنمائی سے ہمارا یہ سفر شروع ہوا۔ صدر انجمن کے واسطے چندہ جمع کرنے کے لئے جب کہ اُمت کے پیر وجوان ہمت حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ایک ماہ کا سفر اپنے ذمہ لیا تو اس لمبے سفر سے قبل ایک ہفت روزہ سفر اختیار کرنے کا ارادہ انہوں نے ظاہر فرمایا جس میں فخر قوم اور صدر انجمن کے اعلےٰ کارکن حضرت مولوی محمد علی صاحب نے امرت سر تک جناب میر صاحب کی رفاقت کا ارادہ کیا اور یہ خادم حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح اس سارے سفر میں جناب میر صاحب کے ہمرکاب ہوا۔

ابتدائی سفر ۲۴ جون ۱۹۱۱ء کی صبح کو حضرت خلیفۃ المسیح نے دعا کے ساتھ ہم کو رخصت کیا اور فرمایا کہ جمعہ کے خطبہ کا مضمون راستہ میں دوستوں کو پہنچاتے رہیں جس اکہ میں ہم سوار ہوئے اسمیں ہمارے ساتھ شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نومسلم بھی تھے جو آجکل قادیان میں تجارت کرتے ہیں۔ بسکٹ۔ بند بکرم۔ اسٹیشنری۔ لالٹین۔ بالوش وغیرہ اشیاء بیچتے ہیں۔ اور نہایت مستعدی سے اپنا کام کرتے ہیں۔ اسجگہ اس بات کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہو گا کہ قادیان میں نومسلموں کی جو ایک جماعت رہتی ہے اون میں سے اکثر کے نام عبد الرحمان ہیں۔ اور شناخت کے واسطے عبد الرحمان کے ساتھ کوئی دوسرا لفظ احباب لگا دیتے ہیں۔

(۱) عبد الرحمان قادیانی۔ ہمارے اس سفر میں رفیق تا بٹالہ جن کا اوپر ذکر ہوا۔ (۲) ماسٹر عبد الرحمان۔ جو جالندہری بھی کہلاتے ہیں اور کئی ایک عمدہ تصانیف و تالیف کر چکے ہیں اور تبلیغ کا سلسلہ ہمیشہ جوش کے ساتھ جاری رکھتے ہیں۔ (۳) عبد الرحمان لاہوری داماد حافظ حاجی احمد اللہ صاحب ہنوز تعلیم پاتے ہیں اس سال امتحان مولوی عالم دیا ہے۔
(۴) عبد الرحمان سابق کتھا سنگھ۔ کچھہ تجارت کر کے اپنا گذارہ کرتے ہیں۔

ان کے سوائے دیگر نومسلموں کے نام یہ ہیں۔ شیخ عبد الرحیم۔ شیخ عبد الرب۔ شیخ محمد یوسف۔ شیخ عبد الستار۔ شیخ عبد اللہ۔ شیخ عبد العزیز۔ شیخ عبد الرحیم پٹیالوی۔ شیخ غلام احمد۔ واعظ

غرض شیخ عبد الرحمان صاحب قادیانی ہمارے ہمراہ ہوئے وہ اپنے تجارتی کام پر لاہور جاتے تھے۔ مگر میر صاحب کی تحریک پر انہوں نے اس دینی خدمت میں شمولیت کے لئے ہمارے ساتھ ایک شب بٹالہ میں ٹہرنا منظور کیا۔ اللہ تعالےٰ اس کے عوض میں انہیں جزائے خیر دے۔ اور اون کے کاروبار میں برکت نازل کرے۔

حدیث کا منکر بڑا محروم اکہ پر سوار ہو کر جب ہم سفر کی دعائیں پڑھ چکے۔ تو میں نے اپنے رفقاء سے ذکر کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتنا بڑا احسان بنی نوع انسان پر ہے کہ ہر ایک موقعہ پر آنحضرتؐ نے انسان کو خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اور ایک جنت میں داخل کر دیا ہے۔ سفر میں انسان کو دو باتوں کا خیال ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ سفر میں کیا کچھہ پیش آوے سو اس کے واسطے دعائیں سکھلائی ہیں۔ اللّٰھم انی اسئلک خیر ھذا السفر واعوذ بک من شرھا۔ وغیرہ۔ دوسرا خیال انسان کو اپنے اہل وعیال اور مال کا ہوتا ہے۔ اس کے واسطے یہ دعا سکھلائی اللّٰھم انت خلیفتی فی الاھل والمال۔ ایضاً اہل اور مال میں پیچھے تو ہی ہے۔

اس پر میر صاحب نے فرمایا کہ بدبخت چکڑالوی اور اسکے ہمخیال کیسے ہی بدنصیب ہیں جو ایسے پاک کلام سے فائدہ اُٹھانے سے محروم ہیں۔

ایک نشان کی یاد حضرت میر صاحب نے ذکر کیا کہ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) امرتسر میں تھے رات جمعہ کو آپ نے وہاں کے ایک قاری کو خواب میں دیکھا کہ عورتوں کی طرح ہاتھ میں چوڑیاں پہنے ہوئے ہاتھ ہلاتے ہوئے باتیں کر رہا ہے۔ اسی دن جب آپ نماز جمعہ کی طیاری کر کے مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کی مسجد میں گئے۔ تو اتفاقاً وہاں جمعہ ہو چکا تھا۔ ایک واقف ہندوستانی وہاں تھے انہوں نے کہا ایک اور مسجد ہے وہاں چلتے ہیں۔ وہاں جا کر جمعہ پڑھا۔ تو دیکھا وہی قاری صاحب جنہیں رات خواب میں دیکھا تھا وعظ کر رہے ہیں اور اسی طرح تکلف کے ساتھ ہاتھ مارتے ہوئے وعظ کر رہے ہیں۔

ایک اور نشان حضور میر صاحب نے ذکر فرمایا کہ پنڈی لالہ ضلع گجرات میں ایک جاٹ نے بات سنائی کہ میں حج کو گیا تھا وہاں سے مدینہ چلا گیا وہاں میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ ایک جہاز پر ایک نہایت مقبول صورت آدمی بیٹھا ہے اور لوگ ادہر اُدہر سے آکر اس جہاز پر سوار ہوتے ہیں اور وہ جہاز مشرق سے مغرب کو جا رہا ہے۔ جب میں ہندوستان میں آیا اور میں نے حضرت مرزا صاحب کو دیکھا۔ تو میں نے پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے۔ تب میں بیعت میں داخل ہوا۔

ایک خدائی کے مدعی کیساتھ مناسب سلوک حضرت میر صاحب نے ذکر فرمایا۔ کہ کوئی شخص بے باکی سے دعوے خدائی کرتا تھا اور مومنوں کے دل دکھاتا تھا ایک جاٹ دیندار اس کی دلآزاری سے تنگ تھا ایک دن ... وہ شخص اپنے مکان پر اکیلا مل گیا جاٹ نے کہا۔ کیوں جناب خدا تم ہی ہو۔ اس نے کہا ہاں میں خدا ہوں۔ جاٹ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی وہ اٹھا کر کہا تو نے میرا باپ مارا ہے یہ کہہ کر اس کی خوب خبر لی اور پھر کہا تو نے میرے بیٹے کو مار دیا ہے اور اُسے خوب مارنے لگا اب وہ سمجھا یہ تو بڑی مشکل ہے۔ بولا کہ میں نے تیرے بیٹے کو نہیں مارا۔ جاٹ نے جواب دیا کہ سارا جہان گواہی دیتا ہے کہ تیرے باپ کو خدا نے مارا ہے صبر کرو۔ میں نے بہت صبر کیا۔ مگر اب تو ہاتھ آگیا ہے۔ اب صبر کہاں ہے۔ اب تو بدلا لے کر ہی چھوڑونگا یہ کہا اور پھر خوب مارا یہاں تک کہ اس نے توبہ کی اور اقرار کیا کہ میں خدا نہیں۔ عاجز کمزور ناتوان انسان ہوں۔

بٹالہ بٹالہ میں ہم شیخ فضل حق صاحب کے مکان پر ٹھہرے۔ حکیم محمد اشرف صاحب کے مکان پر احباب جمع ہوئے اور چندہ ہوا۔ رات وہاں ٹھہر کر صبح امرت سر چلے آئے۔ بٹالہ میں چند ایک غریب احمدی ہیں۔ مگر انھوں نے اخلاص کے ساتھ جو ہو سکا وہ نقد دے دیا۔ شیخ صاحب اور دیگر احباب بٹالہ کی مہمان نوازی اور خاطر داری کے ہم شکر گذار ہیں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ حکیم محمد اشرف صاحب نے کیا عجیب بات سنائی کہ انہوں نے مدت ہوئی۔ امرتسر میں ایک خواب دیکھا کہ چند سوار آئے ہیں اور مجھے ایک مکان پر لے گئے ہیں جہاں ایک بزرگ کے ساتھ کھانا کھایا اون سواروں نے بتلایا کہ یہ امام مہدی ہے۔ اور چار سال کے بعد ظاہر ہوگا اس خواب کے چار سال بعد براہین احمدیہ چھپنی شروع ہوئی اور جب مینے مرزا صاحب کو دیکھا تو وہی صورت تھی جو کہ میں پہلے خواب میں دیکھ چکا تھا۔

ایک عجیب واقعہ علاقہ بٹالہ سے کسی شخص نے حضرت صاحب کے نام ایک خط لکھا تھا اس کا جواب جو بھیجا گیا اس پر اس گاؤں کا نام سہواً نہ لکھا گیا۔ خط بٹالہ میں آیا۔ اور اس شخص کے ایک ہمنام صاحب کو یہاں ملا اون کو خط کا مطلب سمجھ میں نہ آیا اور انھیں معلوم ہوا کہ یہاں قادیان سے کچھ آدمی آئے ہوئے ہیں وہ صاحب خط لے کر ہمارے پاس آئے مینے خط دیکھ کر اصلی واقعہ سے انہیں اطلاع دی۔ پھر ہمارے دوستوں نے انہیں ہمارے وفد کے مقصد سے باخبر کیا تو انھوں نے بھی چندہ میں حصہ لیا۔ گویا یہ غلطی اسی واسطے ہوئی تھی کہ وہ چندہ کے ثواب میں شامل ہوسکیں۔

۲۵ کی صبح کو ہم امرتسر آئے۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب اسٹیشن پر ہمیں ملے۔

احباب امرتسر کے سامنے تقریر ۲۵ تاریخ کی شام کو یہاں عاجز نے مسجد احمدیہ میں مفصلہ ذیل تقریر کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ۔ نحمدہ۔ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و سیات اعمالنا۔

امابعد۔ احباب من! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کی برکت کہ تم نے اس کے رسول کو اس زمانہ میں پہچانا۔ اور من انصاری الی اللہ کی آواز پر لبیک کہا اور کسی لائم کی ملامت کی پرواہ نہ کی اور حق کو قبول کرلیا۔ خداوند تعالےٰ کا شکر کرو اور اس کا احسان مانو کہ اس نے تمہیں سابقین اولین میں داخل کیا اور مسیح موعودؑ کے صحابہ میں شامل ہونے کا فخر عطا کیا آپ سلسلہ حقہ کے ممبر ہیں۔ واعظ ہیں۔ مبلغ ہیں اپنے مال اور اپنی جان سے نصرت کرنے والے ہیں۔

اس وقت جس امداد دینی کی طرف آپکو متوجہ کرنے کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ مال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے آپ صاحبان کو معلوم ہے کہ قادیان میں مدرسہ اور بورڈنگ کی عمارت کے واسطے کس قدر روپے کی ضرورت ہے بورڈنگ کا جو شاندار حصہ طیار ہوگیا ہے وہ بورڈروں کے آرام اور دوستوں کی راحت کو بڑھا رہا ہے اور دشمنوں کے دلوں کو جلا رہا ہے مگر اس کی تکمیل اور آگے مدرسہ کی تعمیر کے واسطے ہنوز بہت سا روپیہ درکار ہے یہ ابتدائی عمارتیں ہیں جو آیندہ آنے والی شاندار عمارت کے واسطے بطور بنیادی پتھر کے ہیں۔ مبارک ہیں جن کے ہاتھ سے یہ بنیادی پتھر رکھے گئے۔ کیوں کہ ان کا ثواب دیرپا ہے اور آیندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس سب میں ان کا حصہ ہے۔ میرے بھائیو احمدیوں کی جماعت ایک غریب جماعت ہے مگر خداوند تعالےٰ کا ارادہ یہی ہوا ہے کہ وہ اس عالی شان محل کی بنیادی اینٹیں غریبوں کے ہاتھ سے لگوائے تاکہ اس کے نبی کی رسالت کا ایک نشان ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ابتدائی خدمات کے متعلق فرمایا کہ اگر انمیں سے کسی نے مٹھی کے برابر جو اللہ کے راہ میں دئے تھے تو بعد میں آنے والوں کا صدقہ اگر سونے کے پہاڑ کے برابر ہو تب بھی اون کا درجہ نہیں پا سکتا۔

اللہ تعالےٰ کے راہ میں خرچ کرنے سے انسان کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جب کہ میر صاحب قبلہ زیادہ تر باغ کی درستگی میں مصروف رہتے تھے۔ ایک شب انہیں القا ہوا۔

کہاں تک کرے گا صفائی باغ
جلا میرے بندے تو دل میں چراغ

اس شعر میں اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ اب وہ وقت قریب ہے کہ آپ باغ کی صفائی کے کام کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ کے دلوں کی صفائی کی طرف متوجہ ہوں اور انہیں فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی طرف متوجہ کر کے ان کے دلوں کو نورانی کردیں۔

میر صاحب کی یہ بھی ایک قربانی ہے کہ انھوں نے باغ کے کام کو جس میں کسی قدر اون کا ذاتی تعلق بھی تھا چھوڑ دیا اور محض اللہ تعالےٰ کے کام میں لگ گئے۔ کیونکہ ہمارے سپرد جو باغ ہیں ہم تو اون کو چھوڑ نہیں سکتے اور قادیان کے ہر ایک مہاجر کو اپنے فرائض منصبی سے کوئی فرصت نہیں کہ اور کام کر سکیں۔ یہ تو کچھ خواجہ صاحب ہی کی ہمت ہے جو وہ اپنے دنیوی کاروبار کے ساتھ ساتھ آئے دن مختلف شہروں میں جا کر تائید دین اسلام کا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں تمام دنیوی کدورتوں سے محفوظ رکھے اور اون کے لئے دینی خدمات میں آسانی کے لئے تمام راہیں کھول دے۔ ؎

چناں خوش دار او را اے خدائے قادر مطلق
کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

میرے دوستو! وہ مبارک وقت جس میں اپنا مال اور جان اور عزت نورالدین نے خرچ کیا اور آج قوم کا سردار بن گیا ہے وہ وقت تو گذر گیا اور اب واپس نہیں آسکتا۔ وہ رحمت کی گھڑیاں اب کہاں۔ جب کہ خدا کا مسیح ہمارے درمیان تھا اور ہمیں اس کے حضور بیٹھنے اور اس سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل تھا وہ دن گئے۔ لیکن دوستو! اب بھی وقت کو غنیمت جانو **نورالدین** کے زمانہ کی قدر کرو۔ کہ ایسے نور کا ملنا مشکل ہے۔ اور ان بزرگوں کی قدر کرو۔ جو نہایت امانت اور دیانت کے ساتھ تمہارے دئیے ہوئے روپے کو دینی راہوں میں خرچ کرتے ہیں۔ صدر انجمن کے تمام کاموں کے خود حضرت خلیفۃ المہدی نگران ہیں اکثر کام حضور سے پوچھ کر کئے جاتے ہیں۔ پھر حضرت صاحبزادہ صاحب جیسے باخدا انسان اس انجمن کے صدر ہیں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب جیسے متقی رات دن اس خدمت میں محو ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب حضرت شیخ صاحب۔ حضرت ڈاکٹر مرزا صاحب و حضرت شاہ صاحب کس قدر تکلیف اور ہرج اٹھا کر اس انتظام کی خاطر ہر اجلاس میں شامل ہوتے ہیں۔ کیا خدا ان لوگوں کی للٰہی محنتوں کو ضائع کردیگا۔ ہرگز نہیں غرض اس وقت کی قدر کرو اور سب سے زیادہ نورالدین کی قدر کرو۔ نورالدین اس زمانہ میں **ایک انسان ہے** کہ اس جیسا مقرب بارگاہ صمدانی اس وقت دنیا میں ایک نہیں اس کے حکم سے ہم تین آدمی قادیان سے اس وقت آپکے پاس آئے ہیں کہ آپکو اس ضرورت کی طرف متوجہ کریں۔ جو قادیان میں محسوس ہو رہی ہے لیکن پیشتر اس کے کہ میں اس کا ذکر کروں یہ ضروری جانتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا گذشتہ جمعہ کا خطبہ آپکو سناؤں۔ کیوں کہ حضور علیہ السلام نے مجھے قادیان سے روانگی کے قبل یہ حکم دیا تھا کہ جہاں کہیں میں جاؤں اس خطبہ کے مضمون سے احباب کو آگاہ کروں وہ خطبہ یہ ہے۔

فرمایا۔ میری حالت یہ ہے کہ پاخونت کی نماز بیٹھ کر پڑھتا ہوں۔ سجدہ زمین پر کرنا مشکل ہے۔ التحیات میں پاؤں کی حالت بدلانی پڑتی ہے باجود اس ضعف کے

چلن کہ دردمند دل رکھتا ہوں اس لئے نہیں کچھ سنانا چاہتا ہوں۔

زمانہ میں آزادی کی ہوا چل رہی ہے۔ اکثر انگریزی خوان اللہ تعالےٰ اور اس کے انبیاء کی بھی ضرورت میں کچھ متامل ہیں اور کچھ ہنسی اور پرانی جہالت یقین کرتے ہیں پس ایسے وقت نصیحت کرنا مشکل امر ہے تاہم دردمند دل والا کیا کرے گا وہ تو کہے گا اور جس کو کہنے کی وحشت ہے وہ رک نہیں سکتا کہے گا کہ شاید کسی کو فائدہ پہونچے پس تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تقوےٰ اختیار کرو۔ تقوےٰ کی راہوں پر چلتے چلتے اس حد تک پہونچ جاؤ گے کہ تمہاری موت ایک فرمانبرداروں کی موت ہو اور یہ حالت اسی وقت پیدا ہوسکتی ہے کہ انسان پہلے تقوےٰ کی راہوں کو اختیار کرے۔

اس وقت سب سے بڑا مرض جو اسلامیوں میں ہے۔ وہ باہمی تفرقہ ہے ہماری آوازیں مختلف ہیں۔ لباس مختلف کام مختلف۔ کھانا پینا مختلف۔ باوجود اس اختلاف کے ہم میں وحدت کی ایک بات ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم سب ملکر

خدا کی خادم جماعت

بن جائیں۔ سو لوگوں کا اس طرف تو کچھ خیال نہیں اور بیہودہ بحثیں لے بیٹھتے ہیں جن سے سوائے اس کے کچھ فائدہ نہیں کہ تفرقہ بڑھے۔

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تفرقہ ڈالنے اور تفرقہ بڑھانے والی باتیں چھوڑ دیں ایسی لغو بحثوں سے جن سے نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا۔ موہنہ موڑ لو۔ اور سب نے ملکر واعتصموا بحبل الله جميعًا کے حبل اللہ۔ قرآن مجید محکم پکڑو۔ دیکھو۔ لڑکوں میں ایک رسّے کا کھیل ہے۔ اگر ایک طرف کے لوگ اور باتوں میں لگ جاویں تو وہ رسّے میں کس طرح جیت سکتے ہیں اسی طرح اگر تم اور بحثوں میں لگ جاؤ گے تو قرآن مجید تمہارے ہاتھوں سے جاتا رہے گا بعض آدمی ایسی باتوں میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں کہ مثلاً مسیح کا باپ تھا یا نہ تھا۔ ایسی بحثوں سے کوئی دینی دنیوی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا ایسا ہی بعض لوگ صدر انجمن احمدیہ کے انتظامات پر اعتراض کرنے کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ سو تم سُن لو کہ میرے اور صدر انجمن احمدیہ کے تعلقات دوستانہ اور پیری مریدی کے رنگ میں ہیں میں انکا پیر ہوں اور وہ میرے مرید ہیں۔ ہم ان پر حکمران ہیں۔ جو چاہیں سو لیتے ہیں۔ جو لوگ انسے برکت

کرتے ہیں وہ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔ انہیں چاہئیے کہ ان باتوں کو چھوڑ دیں کیونکہ اول تو اُن کے واسطے یہ بحث فائدہ مند نہیں بلکہ نقصان دینے والی ہے کیا انجمن تمہاری مرید ہے اور کیا اس تدبیر سے وہ تمہارے فرمانبردار ہو جاویں گے۔

نیز سُن رکھو کہ دین اسلام میں بہت توسیع ہے صحابہ کرام آمین بالجہر بھی کہہ لیتے۔ آہین بالاخفا بھی کر لیتے سینہ پر ہاتھ بھی باندھتے اور ناف کے نیچے بھی۔ بسم اللہ جہراً بھی پڑھتے اور سرّاً بھی۔ اور بعض تابعین ہاتھ چھوڑ کر بھی نماز ادا کرتے رہے ایسے اختلافات پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں صرف ان مباحثوں سے بیہودہ تفرقہ پیدا ہوتا ہے دل اللہ سے ڈرنے والا مانگو۔ بہت بولنے کی عادت کم کرو۔ کہ بہت بولنے سے دل مرجاتا ہے اور سب کے سب ملکر اتحاد واتفاق سے کام کرو۔ خدا کا شکر کرو کہ ایک اللہ تعالےٰ کا بندہ آیا اور اس نے مختلف مذاہب والوں کو اختلاف کی سے نکالکر بھائی بھائی بنا دیا۔

اس کے بعد اب میں پھر اس مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ جس کے واسطے ہم نے یہ سفر اختیار کیا ہے۔ تعمیر مدرسہ اور بورڈنگ کے واسطے ہمارے احباب نے بہت سے چندے لکھوائے ہیں لیکن وہ سب وصول نہیں ہوئے اور صدر انجمن کے اراکین نے حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح جو تحریک کی تھی کہ سب احمدی احباب کم از کم ایک ماہ کی آمدنی اس چندہ میں دیدیں اس کیطرف ہنوز پوری پوری توجہ نہیں ہوئی۔ لیکن کام عمارت کا پورے زور سے شروع ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خزانہ صدر انجمن میں روپیہ بہت کم رہ گیا ہے۔ اور عمارت کا پورا کرنا نہایت ضروری ہے اور اس کے علاوہ ماہواری اخراجات کی ادائگی کے لئے روپیہ درکار ہے۔ اس بات کو معلوم کرکے احباب قادیان میں تحریک ہوئی کہ وصولی چندہ کے واسطے کوشش کی جاوے حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ نے ایک ماہ اس خدمت کے واسطے سفر کرنا منظور فرمایا اور لمبے سفر سے قبل بٹالہ۔ امرتسر۔ کپورتھلہ کا سفر چند روز میں پورا کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اس ابتدائی سفر میں حضرت مولوی محمد علی صاحب جو اس سارے انتظام کے اعلےٰ کارکن ہیں میر صاحب کے ساتھ امرتسر تک آئے ہیں اور اس عاجز کو حضرت خلیفہ صاحب کے حکم سے ان ہر دو بزرگوں کی ہمرکابی کا فخر عطا ہوا ہے۔ اس سفر کے شروع کرنے سے قبل اس چندہ کی ابتدا قادیان سے ہی شروع کی گئی۔

میرے دوستو! قادیان میں جو مہاجر رہتے ہیں وہ بھی اُن آدمیوں کو جو باہر رہ کر وہ حاصل کر سکتے تھے۔ پہلے سے ہی چھوڑ

چکے ہیں اور وہ قادیان رہنے کی خاطر صرف اُتنے پر راضی ہوگئے ہیں جسمیں انکا گذارہ ہو۔ انہوں نے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے قدموں کے قرب میں رہنے کی خاطر اور ان کے پاک خلیفہ حضرت نور کی روشنی سے مستفید ہونے کے لئے اور اہل بیت مسیح موعود بارک اللہ لہم فی کل امورہم بالخصوص حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب جو اس زمانہ میں علم لدنی سے يكلمهم فی المهد کے مصداق ہیں ان بزرگوں کی حاشیہ نشینی سے فائدہ اٹھانے کے لئے بیرونی زندگی کے آراموں کو ترک کر دیا ہے۔

قادیان میں جو بڑے بڑے لائق آدمی رہتے ہیں وہ اگر باہر کہیں ملازمت یا تجارت وغیرہ کرتے۔ تو یہاں کی آمدنی کی نسبت دس گنا زیادہ کما سکتے۔ ایک مولوی محمد علی صاحب کو ہی دیکھو کہ اگر پیشہ وکالت کو اختیار کرتے۔ تو دو ہزار ماہوار سے بھی کیا کم حاصل کرتے بلکہ یہ تو ایسے لائق پلیڈروں کے دو چار روز کی آمدنی ہے سو اس آمدنی کے مقابلہ میں جو کچھ اب وہ لیتے ہیں۔ ایک قوت لایموت ہے اور یہی حال تمام مہاجرین کا ہے سوائے اس نابکار کے جس نے اپنے پیارے مسیح کے قدموں کی خاک کی طفیل نہ صرف دین ہی پایا ہے بلکہ دنیا بھی حاصل کی ہے۔ جو کچھ اس نالائق کو قادیان میں ملتا ہے۔ اگر یہ عاجز قادیان سے باہر نکلے۔ تو اتنے کے قابل نہیں۔

غرض ان مہاجرین نے بھی اپنی ایک ایک ماہ کی تنخواہ اس کام کے واسطے دی ہے بعض صاحبان تو پوری تنخواہ دے چکے ہیں بعض بہ اقساط ادا کر رہے ہیں اور بعض کم دے چکے ہیں۔ ماسٹر محمد دین صاحب اپنی دو تنخواہیں دے چکے ہیں۔ عبدالمجید خان صاحب ایک غریب آدمی ہیں انہوں نے اپنی ساری تنخواہ ایک ہی ماہ میں دیدی ہے۔ مولوی صدر دین صاحب پہلے ایک تنخواہ پوری دے چکے ہیں اب پھر ۳۰ دینے کئے ہیں۔ حالانکہ مدرسہ میں ان کی خدمات جو کام کر رہی ہیں اور انکی سعی سے مدرسہ نے جو رونق پکڑی ہے اس کے لحاظ سے تو وہ اس قابل ہیں کہ اس چندہ میں سے بھی انکو کچھ اور دیا جاوے بجائے اس کے کہ ان سے کچھ لیا جاوے اسی طرح تمام مہاجرین نے اپنی ہمت سے بڑھ کر حصہ لیا ہے اور قریب ۲۰۰۰ کے کل روپیہ قادیان سے ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے علاوہ اس چھ سو کے جو وہ پہلے دے چکے ہیں اب پھر مبلغ تیس ۳۰ روپے اپنی جیب خاص سے دئے ہیں اور ہماری اگلی سے قبل مبلغ ۶ ہمارے اس سفر کے خرچ کے واسطے بھی دئے ہیں۔ ...... بٹالہ میں ہم ایک شب ٹھہرے وہاں جو چند مخلص آدمی ہیں انہوں نے مبلغ ۵ روپے نقد دئے ہیں اور کچھ اور بھجوانے کا وعدہ کیا ہے اور اسی مطلب کے واسطے اب ہم یہاں پہونچے ہیں ؛

برادران! یہ خداوند تعالےٰ کا کام ہے جسکی بنیاد حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے وہ تو بہر حال ہو کر رہے گا ہمارے واسطے تو مفت کا ثواب ہے۔ ؎

بمفت این اجر نصرت را بہنست آئی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

اللہ تعالےٰ کے راہ میں خرچ کرنے سے انسان کو کبھی کوئی گھاٹا نہیں ہوتا اس کے لئے دینے میں کوئی نقصان نہیں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا۔ کہ میری میز پر کسی پھل کے کچھ دانے پڑے ہیں حضرۃ میر ناصر نواب صاحب تشریف لائے اور انہوں نے ایک دانہ اٹھا کر کھایا۔ تو میں دیکھتا ہوں کہ پیچھے اتنے ہی دانے ہیں جتنے پہلے تھے انہوں نے پھر ایک اور اٹھا کر کھایا تو پیچھے پھر بھی اتنے ہی تھے اس سے ظاہر ہے کہ حضرت میر صاحب جو کچھ احباب سے لیتے ہیں وہ سب اللہ کے راہ میں جاتا ہے اسواسطے اس مال میں اصل کوئی کمی نہیں ہوتی۔ ؎

نہ بذل مال در راہش کسے مفلس نہ گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اس شعر میں لفظ ناصر شاید اسی طرف پہلے سے ہی اشارہ کرتا ہے کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب کو اللہ تعالےٰ اس بات کی ہمت دیگا۔ کہ جماعت کو بذل مال کی طرف ہمیشہ متوجہ کرتے رہیں اس کام کے واسطے جس قدر تکلیف اور صعوبت لمبے سفروں کی میر صاحب موصوف نے اٹھائی ہے اور کسی نے نہیں اٹھائی اور پھر اس ساری محنت کے چندے میں سے اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں لیا بلکہ سب دینی کاموں کے واسطے لیا ہے۔ میر صاحب کا وجود بھی اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ایک نشان ہے کہ ایسے مخلص خداوند تعالےٰ نے اس سلسلہ کی خدمت کے واسطے پیدا کر دئے ہیں۔ جو رات دن دین کی نصرت میں مصروف ہیں ؎

کریما صد کرم کن برکسے کو ناصر دین است
بلائے او بگردان گر گہے آفت شود پیدا

وہی میر صاحب اب آپکے پاس آئے ہیں اور ان کے ہمراہ علی اور صادق ہے امید ہے کہ اب آپ صاحبان نصرت دین میں اعلےٰ ہمت دکھا کر اپنے صدق کا نمونہ دکھائیں گے۔

امرتسر میں مبلغ ڈیڑھ سو روپے کے قریب نقد چندہ جمع ہوا اور باقی احباب نے یکم جولائی کو روپے بھیجنے کا وعدہ فرمایا امرتسر کے ذکر میں جناب بابو صفدر جنگ صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس کا خاص شکریہ ضروری ہے جنہوں نے ہمارے وفد کے ساتھ ہمدردی کی۔ خود بھی چندہ دیا اور بعض دیگر سے بھی دلایا اللہ تعالےٰ بابو صاحب کو جزائے خیر دے اور ان کے نیک ارادوں میں برکات نازل کرے۔

کپورتھلہ

امرتسر سے ہم کپورتھلہ گئے۔ معلوم ہوا کہ اکثر دوست وہاں نہیں ہیں تاہم کچھ چندہ ہو گیا۔ وہاں سے حاجی پورہ جانے کا ارادہ تھا۔ مگر وہاں کے رئیس محبی منشی حبیب الرحمان صاحب وہیں پہونچ گئے۔ اور ہمیں وہاں جانے سے اور اپنے آپکو مہمانداری کی تکلیف سے بچا لیا۔

احباب کپورتھلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی خدام میں سے ہیں۔ ان کی مجلس میں حضور علیہ السلام کی باتوں کا کچھ نہ کچھ تذکرہ آہی جاتا ہے۔ محبی مکرمی منشی ظفر احمد صاحب سے میں ذکر کر رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ ایک خدا پرست متقی جماعت طیار ہو جائے۔ ہمارا فرض سب سے پہلا یہ ہے کہ ہم اپنی حالت کو درست کریں۔ منشی صاحب نے کہا کہ ایک دفعہ حضرت موصوف نے فرمایا تھا۔

"میں تم کو مسیح پرست نہیں بنانا چاہتا۔ بلکہ مسیح بنانا چاہتا ہوں"

سبحان اللہ! خدا کے پیارے کا ارادہ اپنی جماعت کے افراد کے متعلق کیسا اعلےٰ ہے۔ اور کس عالی ہمتی کا نمونہ ہے۔

محاسبہ

امرتسر اور کپورتھلہ کی جماعتیں اپنے حساب کتاب کو اپ ٹو ڈیٹ اور ستھرا رکھنے میں کمزور پائی گئی ہیں جو کچھ بھی وصول ہو یا نہ ہو۔ حساب کا معاملہ ہر جگہ بہت صفائی چاہتا ہے۔ رجسٹروں میں کاٹ نہیں ہونی چاہیئے۔ پنسل کا اندراج نامناسب ہے۔

کپورتھلہ سے واپس ہو کر یکم جولائی کو داخل دار الامان ہوکر فالحمد للہ۔

ریویو

ریزۂ ذکر خیر

حاجی شاہ میاں محمد شیر صاحب کے مختصر سوانح ان کے عقیدتمند نے تحریر کئے ہیں۔ قیمت ۱ر ملنے کا پتہ۔ جناب شیخ محمد عظیم اللہ صاحب جنرل مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ چوک بزازہ۔ کانپور

الخاتون

مرزا عرفان علی بیگ صاحب ڈپٹی کلکٹر رئیس اکبرآباد (مصنف آداب الہند۔ عیار۔ سفرنامہ حجاز) کی تصنیف الخاتون ہر سہ حصہ اردو لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ ہے بالخصوص پردہ پر جو دیباچہ ہے وہ یورپین تہذیب کے دلدادہ لوگوں کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ حصہ اول میں دیباچہ اور تین ہندو دیویوں کا تذکرہ ہے۔ حصہ دوم میں اسلامی خواتین کا ذکر ہے اور حصہ سوم خواتین ہند کے سوانح تواریخ مستندہ سے لے کر درج کئے گئے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ بہت اعلےٰ ہے قیمت ہر سہ حصہ مبلغ ۴ ہے۔ جو مؤلف کی محنت اور کتاب کی خوشنمائی کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ ملنے کا پتہ۔ جناب ڈپٹی صاحب پیلی بھیت

شورش ہند پر ایک نظر

یہ ایک دوا ہے۔ جو پٹیالہ میں ٹھاکر مختار مہدی صاحب نے ہمیں ضرورت کے وقت پولیٹیکل مریضوں کے لئے تجویز کی۔ برطانیہ راج کے برکات کو ظاہر کرتے ہوئے برادران وطن کو ایک مفید نصیحت کی ہے۔ اس رسالہ کی قیمت پہلے ۲ر تھی۔ مگر علی گڈھ انسٹیٹوٹ کی سفارش پر کہ گورنمنٹ کی خیر خواہی میں ایسا مفید رسالہ جو لکھا گیا ہے۔ پبلک میں مفت تقسیم کرنا چاہیئے۔ ٹھاکر صاحب نے اس تجویز کو منظور فرمایا ہے۔ صرف ٹکٹ ڈاک بھیجنے سے درخواست کنندوں کو یہ رسالہ اب مل سکتا ہے۔ ملنے کا پتہ۔ ٹھاکر مختار مہدی صاحب۔ شیر دل والا دروازہ۔ ریاست پٹیالہ۔

رسالہ خفیہ تحریر

قاری محمد حبیب الرحمٰن صاحب متخلص ناقص ترکی دروازہ علی گڈھ نے رازکی باتوں کو ہندسوں میں لکھنے کا ایک طریقہ ایجاد کیا ہے جس پر عمل کرنے سے وہ لوگ جو اپنے راز سے کسی اور کو آگاہ نہیں کرنا چاہتے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۲ر ہے اور قاری صاحب موصوف سے مل سکتی ہے۔

آخر نقاب اُلٹ گیا

یہ ایک انگریزی ناول کا ترجمہ ہے اصل ناول میں جو کچھ خوبی یا نقص ہے، وہ تو یورپین مصنف کے ذمہ ہے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں لیکن یورپین خیالات کو جو اردو جامہ ہمارے انڈین ناولسٹ ماسٹر ایم۔ جی۔ حسن صاحب نے پہنایا ہے۔ وہ ایسے ایسا فٹ آیا ہے۔ کہ اگر صاحب موصوف خود ہی نہ بتلا دیتے۔ تو اسے ضرور اُردو کے اوریجنل ناولوں کی الماری میں جگہ دیجاتی قیمت اصلی فی نسخہ عہ۔ آجکل رعایتی قیمت صرف ۱۲ر ہے۔ ملنے کا پتہ۔ ماسٹر محمد غلام حسن صاحب آنریری کنٹرکٹر و رشی انجمن حامی تعلیم نسواں۔ ملتان۔

تذکرہ نجیبیہ

طریقہ سہروردیہ میں مقدس بزرگ شیخ سے تعلق ہے۔ ان کا اسم گرامی حضرت شیخ ابو النجیب عبد القاہر ہے۔ حضرت موصوف علیہ الرحمۃ سہرورد کے رہنے والے تھے۔ ان کے سوانح محققانہ رنگ میں جناب مولوی شاہ حسن میاں صاحب پھلواری نے شائع کر کے اردو دان پبلک پر احسان کیا ہے۔ غیر فنی قصوں اور بے اعتبار روایتوں سے کتاب کو پاک رکھا ہے اور خوب لیا کہ خدا کے پیارے بندوں کے اصلی اور صحیح واقعات کا

تذکرہ۔ وطن کی صفائی اور رُوح کی تازگی کا موجب ہوتا ہے۔ صاحبان ذوق کے واسطے ضروری ہے کہ ایسی کتابوں سے فائدہ اُٹھائیں۔ شیخ سہروردی علوم ظاہری اور باطنی ہر دو سے مالا مال تھے۔ اس کتاب میں حضرت شیخ صاحب کا نسب نامہ آپکے اخلاق آپکے مُریدین۔ آپ کی کرامات۔ آپ کے معاصرین اور دیگر تمام ضروری باتیں درج کیگئی ہیں۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ سب اعلےٰ ہیں۔ قیمت فی نسخہ ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ۔ جناب مولوی شاہ حسن میاں صاحب بمقام پھلواری ضلع پٹنہ

الفرقان فی قرأۃ ام القرآن

یہ ایک ضخیم کتاب .. ۳ صفحہ کی مُصنفہ مولوی حافظ محمد ناظر حسن ہے۔ چونکہ جناب حافظ صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ اس کتاب کی اشاعت سے انکی غرض یہ ہے۔ کہ اہل علم اسے بغور مطالعہ کر کے از روئے انصاف اس پر اپنی رائے لکھیں اسواسطے ہم حافظ صاحب کا رقم کردہ اشتہار بصورت درج اخبار کر دینے میں اُمید ہے کہ کوئی لائق دوست اس کتاب کو پڑھ کر اس پر مناسب ریویو درج اخبار کرنے کے واسطے بھیجیگا۔

"نغمۂ الوفاق"

تمام برادران اسلام کی خدمت میں اہل فقہ ہوں یا اہلحدیث معروض ہے کہ میں نے رسالہ الفرقان فی قرأۃ ام القرآن تالیف کیا ہے نہایت نادر اور جدید تحقیقات پر جو مشتمل کر مقصود اصلی بندہ کا یہ ہے کہ فریقین کے اغلاط مزمنہ کا ازالہ اور حق نفس الامری مدلل بدلائل ہویدا ہو اور سب کے سب واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً سے متمسک ہوں سو یہ بات بلا اس رسالہ کے دیکھے حاصل نہیں ہو سکتی ہے اسلئے ہر گروہ کے سنجیدہ حضرات سے اُمید ہے کہ اسکو دیکھ لیں اور اور اپنے مقتداؤں سے مشورہ لیویں اور جو کچھ رائے بروئے انصاف قائم ہو اُسکو بذریعہ اخبارات اسلامی کے عام پبلک پر ظاہر فرما دیں تاکہ قبول حق کی ایک تحریک تازہ محققانہ عام ہو والسّلام۔ فقط۔ المکلف بندہ ناچیز محمد ناظر حسن نقشبندی صدر مدرس مدرسہ عربیہ چھتاری ضلع بلند شہر

کتب بیرونی

جو کتب متعلق بدر یک ایجنسی اداں کو دوسرے دفتر سے لے کر پیک کرنا اور روانہ کرنے پر وقت اور محنت درکار ہوتی ہے اسواسطے آئندہ ایسی کتابوں پر ایک آنہ فی روپیہ کمیشن لگایا جائیگا۔ اور ایک روپیہ سے کم کی کتابیں ہوں۔ تب بھی ایک آنہ لیا جاویگا۔

ڈاک و لائٹ

تارکان گرجہ

رومی گرجا میں تو تارکان کی کوئی مد نہیں لیکن رسالہ چرچ کوارٹرلی ریویو سے معلوم ہوتا ہے کہ کلیسائے انگلستان میں بھی ایک سو تارک اور پانچ ہزار تارکہ ہیں۔ معلوم نہیں کہ تعداد میں اتنے بڑے فرق کی کیا وجہ ہے۔ غالباً یہ ہو کہ عورتیں اناجیل کے متعلق نئی تحقیقات سے ہنوز ناآشنا ہوں اور پرانی ہوا تا حال ان کے سروں میں چکر کہا رہی ہے۔

پرتگال میں پادری

پرتگال میں بیچارے پادری صاحبان کا برا حال ہو رہا ہے۔ پکڑے جاتے ہیں۔ دہمکائے جاتے ہیں۔ قید کئے جاتے ہیں مارے جاتے ہیں۔ جلاوطن کئے جاتے ہیں۔ مگر این ہمہ آورد و لست و الا معاملہ ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ سلطنت پرتگال نے آئندہ کے واسطے پادریوں کو خزانہ سرکاری سے امداد دینی بند کر دی ہے اور در اصل پادریوں کا کوئی حق بھی نہ تھا مگر پادری صاحبان ایسے بے وقوف ہیں کہ زمانے کے رُخ کو نہیں دیکھتے اور خواہ مخواہ سلطنت کے برخلاف لوگوں کو بھڑکاتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے جو ہو رہا ہے۔ اب تو دن بدن عیسائیت کو زوال ہے اور اسے صبر کے ساتھ ہنیز برداشت کرنا چاہئیے۔

نئی کتابیں

سنہ ۱۹۱۰ء میں امریکہ میں تیرہ ہزار پانچ سو ۱۳۵۰۰ کتابیں چھپ کر شائع ہوئی ہیں۔

عیسائیت اور فری میسنری

امریکن رسالہ لائف اینڈ ایکشن بابت مارچ اپریل ۱۱ء کے ایک مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں بعض پادریوں نے فری میسنری کی خفیہ سوسائٹیوں کی مخالفت کی ہے جس پر ایک صاحب نے مضمون لکھا ہے کہ یسوع صاحب نے خود خفیہ سوسائٹیوں کی بنیاد قائم کی ہے۔ خدا کی سلطنت کو ایک راز بتلایا ہے اور مثلوں میں گفتگو کی ہے تاکہ سب لوگ سمجھ سکیں۔ پولوس نے بھی اسی کی تائید کی ہے۔ پہلے پوا در بھی یہی کرتے چلے آئے خود گرجا کے پادریوں سے قسم لی جاتی ہے کہ یہاں کے راز مخفی رکھیں۔ غرض جب انکی ابتدا ہی عیسائیت سے ہے تو اب عیسائیت کے ترک کے سوائے اس سے کیونکر الگ ہو سکتے ہیں۔

بچے کی تندرستی

مولوی محمد حلیم صاحب انصاری منشی فاضل نے کئی ایک عربی کتابوں کو اردو زبان میں ترجمہ کر کے اہل ہند پر احسان کیا ہے اس سلسلہ میں انکی تازہ تصنیف بچے کی تندرستی نام ایک خوبصورت چھپی ہوئی چھوٹی سی کتاب ہے۔ جو ملک مصر کے فاضل ڈاکٹر عبد العزیز نظمی خاص معالج اطفال کی کتاب صحۃ المولود کا سلیس اردو ترجمہ ہے۔ نوزاد شیرخوار اور کم عمر بچوں کی تندرستی ان کے رکھ رکھاؤ اور پرورش کے طریقے آسان ہدایتیں اور دیگر موزوں باتیں بمعہ تصاویر اس کتاب میں درج ہے۔ پڑھی لکھی خواتین کو چاہئیے کہ اس کتاب کو ضرور مطالعہ فرماویں۔ قیمت فی نسخہ ۱۰/

ملنے کا پتہ۔ جناب محمد حلیم انصاری صاحب ردولوی۔ گوشہ خیر منزل۔ کوچہ پیسہ اخبار۔ لاہور۔

خداوند یسوع مسیح کا جلال سرکس میں

اورینٹل کا رنیوال شو آجکل پشاور میں وارد ہے۔ جس کے خیمہ کے اندر بڑا بھاری بائیسکوپ ہے۔ اور جس کے ذریعہ سے تصویریں دکھائی جاتی ہیں۔ علاوہ پروگرام کے ہر اتوار کی رات کو یسوع مسیح کی زندگی کے حالات بھی بتلائے جاتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح کی زندگی کے حالات دیکھنے کی خاطر میں بھی گذشتہ اتوار کو سرکس میں گیا۔ سب سے پہلے جو تماشہ دکھایا گیا وہ خداوند یسوع مسیح کا مصلوب وغیرہ ہونا تھا۔ مصلوب ہونے سے پہلے مسیح نے اپنے رفقاء کے ہمراہ شراب کا دور چلایا۔ پہاڑی وعظ کیا۔ یہودیوں نے چونکہ مسیح کے وعظ کو اپنے مذہب کے برخلاف سمجھا۔ ہرچند مسیح کو سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا۔ آخر کار یہودا اسکریوطی کے ذریعہ سے مسیح گرفتار کیا گیا۔ گرفتار ہونے پر یہودیوں نے اس کے ساتھ نہایت قبیح سلوک کیا۔ کوئی اس کو گالیاں دیتا۔ کوئی کوڑے لگاتا۔ کوئی تھوکتا وغیرہ وغیرہ۔ مسیح نے بہتیری کوشش کی کہ یہ موت کا پیالہ اس سے ٹل جاوے۔ مگر افسوس! نہ ٹلا۔ مسیح کی گرفتاری پر مسیح کی ماں روتی پیٹتی تھی۔ مگر لاچار اور بے بس تھی۔ آخر کار یہودی سپاہی حاکم کے فیصلہ کے بعد یسوع کو صلیب اٹھوا کر مصلوب ہونے کی جگہ پر لے گئے۔ جہاں پہنچکر سپاہیوں نے مسیح کے سب کپڑے اتار لئے۔ فقط اس کے بدن پر ایک لنگوٹی باقی چھوڑی۔ کپڑے اتارنے کے بعد دو چوروں اور میاں مسیح کو مصلوب کیا گیا۔ مصلوب ہونے کے بعد مسیح کا مُردہ قبر میں رکھا گیا جہاں سے وہ زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا اور اپنے باپ (نعوذ باللہ منہ) کے دائیں گھٹنے پر جا بیٹھا۔ ناظرین کے واسطے مسیح کے جلال کا ایک نمونہ پیش کیا جاتا ہے خدا ہی ہو تو ایسی ہو۔ جلال اور بادشاہت ہوں تو ایسے ہوں کیا یہ بھی اشاعت دین عیسوی کا ذریعہ ہے یا کہ مسیح آسمانوں کو اُتر کر اب سرکس میں آ گیا ہے معلوم تو کچھ ایسا ہی ہوتا ہے۔ (ایک نامہ نگار)

ضمیمہ تفسیر | افسوس کہ اس ہفتہ بھی شائع نہ ہو سکا۔ جمعہ کا خطبہ آپ کے حضرت صاحبزادہ صاحب نے پڑھا۔

تصحیح | بدر مطبوعہ ۲۹ جون کالم ۲ سوال دوم میں ایک آیۃ غلط چھپ گئی ہے جس کا مجھے افسوس ہے۔ صحیح یوں ہے۔ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا۔

بلا اطلاع وی پی نہ ہو | حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ کیا اچھا ہو کہ جیسے آپ اطلاع دے کر وی پی کرتے ہیں اصحاب بھی اسی طرح اطلاع دے لیا کریں۔ تاکہ مجبوراً واپس کرنے سے طرفین کا نقصان نہ ہو۔

صحابہ کا نمونہ | شیخ غلام احمد صاحب واعظ لکھتے ہیں۔ ۸ میل پیدل چلا ہوں اور بعض جگہ بجائے روٹی کے درختوں کے پتے کھائے۔ الحمد للہ رب العالمین ۔

ایک حادثہ | ہمارے مکرم دوست میاں غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس سوگا کے برادر زادہ میاں غلام مرتضیٰ خان صاحب اپنے مکان کی چھت پر نماز عشاء پڑھ رہے تھے تو ایک پستول کی گولی جو کسی شخص نے سڑک پر سے چھوڑی تھی ان کے ماتھے میں دائیں آنکھ کے اوپر آلگی۔ گولی نکال دی گئی ہے۔ زخم بہت گہرا نہیں۔ اللہ تعالے نے بڑا ہی فضل کیا کہ جان بچ گئی۔ اگر .... ذرا اور دھستی تو پھر دماغ قریب تھا آنکھ بھی بچ گئی۔ اللہ تعالے ہمارے بھائی کو صحت بخشے۔

جلسہ تاجپوشی بھیرہ میں | محمد ظفر صاحب سکرٹری ایسوسی ایشن آف دی سکول ہائی بھیرہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ایک جلسہ قائم ہوا جس میں کئی اصحاب نے تقریریں کیں۔ مولوی دلپذیر صاحب نے عربی نظم پڑھی۔ اور ریزولیوشنز پاس ہو کر جناب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب اور کمشنر صاحب راولپنڈی اور ڈپٹی کمشنر کی طرف تاریں بھیجی گئیں۔

جلسہ تاجپوشی سٹروعہ (ہوشیارپور) میں | چوہدری غلام احمد خان صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۲۲ جون کو جلسہ کیا گیا۔ جس میں چوہدری غلام قادر خان صاحب نے گورنمنٹ کے احسانات اور اسکی اطاعت کے متعلق ایک مبسوط تقریر کی۔ اور پھر مٹھائی تقسیم ہوئی۔

مخالفین کا سلوک ہم سے | سید شاہ شفیع احمد احمدی سوانگر سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے متعلقین سے ایک عورت مر گئی۔ مخالفین نے شرارت سے کوشش کی۔ کہ کوئی قبر نہ کھودے آخر سورج گڑھ کے احمدیوں کے دل میں ہمدردی کا جوش اٹھا انہوں نے خود قبر نکالی۔ اور اس طرح تجہیز و تکفین ہوئی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

قرآن شریف بمعہ انگریزی ترجمہ | مولوی مرزا ابو الفضل صاحب نے قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ کے جو انھوں نے خود کیا ہے۔ شائع کیا ہے۔ یہ قرآن مجید دو جلدوں میں ہے۔ جسکی پہلی جلد میں نے دیکھی ہے۔ سب سے بڑی پسندیدہ بات جو اس میں ہے وہ یہ ہے کہ برخلاف دیگر انگریزی تراجم کے اس میں صرف ترجمہ ہی نہیں بلکہ اصل قرآن شریف عربی زبان میں لکھ کر ہر صفحے پر نیچے انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ لفظی ہے اور محنت سے کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ انگریزی لٹریچر میں یہ ایک مفید اضافہ ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ انگریزی کتب خانوں میں اس کی قدر کی جائیگی لیکن افسوس کہ قرآن شریف کی مستند اور الہامی ترتیب کو چھوڑ کر مولوی مرزا صاحب نے راڈول والی ترتیب نزولی کو لیا ہے۔ جو کسی صورت میں صحیح ہو ہی نہیں سکتی۔ ترجمہ میں بھی بہت اصلاح ہو سکتی ہے اور چاہیئے تھا کہ بجائے بائیں کے دائیں طرف سے صفحات شروع کئے جاتے۔ بہرحال اسلامی خدمت میں ایک مفید کوشش ہے۔ قیمت ہر دو جلد مبلغ دس روپے (عہ)

ملنے کا پتہ۔ جی۔ اے اصغر اینڈ کو۔ الہ آباد۔

ناطہ کی ضرورت | ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک۔ منکسر المزاج۔ دیندار احمدی حاجی۔ عمر ۱۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔

محمد امین نقشبند ۶۸ کالج اسٹریٹ کلکتہ

خواجہ صاحب کا لیکچر وزیرآباد میں | احباب وزیرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ خواجہ صاحب کا لیکچر بڑی دھوم دھام اور کامیابی کے ساتھ ہوا۔ ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۱ع کو دوسرا لیکچر انشاء اللہ تعالے ہوگا ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی کافور ہے یہ دوا ۲۰ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ محصولڈاک ۱ تک ۵

عرق پودینہ

ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق تیار ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا پیٹ کا درد بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا وغیرہ ریح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۲ تک ۵

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مجربات عجائب | فن حکمت میں یہ وہ کتاب ہے جس کے مجرب نسخوں پر عمل کرنے سے مایوس اپنی مراد کو پہنچو۔ اس کتاب کا ہر نسخہ ایک اشرفی کو بھی سستا ہے۔ قیمت عہ

راز مخفی۔ علم طب کے مخفی راز بطور سوال و جواب ظاہر کیا ہے

بہار زندگی مع رسالہ دستکاری۔ ہر قسم کے لذیذ کھانے مفرح شربت کشتہ جات دستکاری کے طریقے نہایت آسان درج ہیں۔ ایک روپیہ

المشتہر

ایس آر دین احمد اینڈ کمپنی دہلی گلی قاسم جان سے طلب کرو

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ رئیس کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف دماغی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بھی مل سکتی ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ پتہ سے طلب کریں

زلزلہ کے نتیجے تمام ہو کے جب عالم حقائق آگاہ مولوی محمد سرور شاہ صاحب درس قرآن دے رہے تھے زلزلے کے تین جھٹکے شدید کے آئے